بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
(رجسٹرڈ نمبر ۸۲۵)

روزنامہ

# الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ۱½ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۹ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ہجری | ۲۹ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷۸

## ملائکۃ المسیح ۹۹

قادیان ۲۸ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ معہ خدام ۱½ بجے صبح بذریعہ کار بھیرا لاہور تشریف لے گئے۔ لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی کہ حضور ۱۰ بجے کے قریب بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے۔

حضور کے متعلق ۹ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت متعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

## حکومت الٰہیہ

آج جبکہ پاکستان بن گیا ہے بعض مسلمانوں نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ پاکستان میں حکومت کیسی ہوگی۔ آیا اسلامی حکومت یا اسی قسم کی کوئی حکومت جس قسم کی حکومتوں کا آج کل دنیا میں رواج ہے۔ یہ سوال صرف مسلمانوں ہی کے دل میں نہیں اٹھ رہا۔ بلکہ غیر مسلموں کے دل میں بھی اٹھ رہا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر جناح کی پریس کانفرنس میں ایک جرنلسٹ نے مسٹر جناح سے سوال کیا کہ پاکستان میں سیکولر (دنیاوی) حکومت ہوگی یا تھیوکریٹک (دینی یا مذہبی) ہم نے اپنے کسی گزشتہ نوٹ میں بتایا تھا۔ کہ جرنلسٹ صاحب کا سوال غلط تھا کیونکہ اگر تھیوکریٹک سے اس کا مطلب اسلامی حکومت ہے۔ تو اسلام میں اس قسم کی تقسیم جائز نہیں۔ اور یہ اصطلاحات جو موجودہ لیڈرین سیاست والوں نے وضع کی ہیں اسلامی حکومت پر چسپاں نہیں ہو سکتیں۔

اسلام میں دنیوی اور دینی امور کی چاگانہ زمرہ تقسیم نہیں کی جاتی۔ جیسا کہ غیر مسلم اقوام نے تقسیم کر لیا ہے۔ ایسی تفریق کی اس میں کوئی گنجائش نہیں۔ ہر ایک فعل جو تقوےٰ کی حدود کے اندر کیا جائے۔ اسلام کے نزدیک اسلامی فعل ہے ورنہ غیر اسلامی۔ اسلام انسان کی تمام زندگی پر حاوی ہے۔ اس کا کوئی فعل بھی ایسا نہیں۔ جس کے لئے تقوےٰ کے لحاظ سے اسلام نے ایک خاص لائحہ عمل نہ مقرر کیا ہو۔ خواہ یہ فعل بوٹ کالسمہ باندھنا ہو یا سلطنت کا انتظام۔ اگر حکومت تقوےٰ کے کے اصولوں کے مطابق ہو تو اسلامی حکومت کہلائے گی ورنہ غیر اسلامی

مسٹر جناح کا جواب کہ "میں نہیں جانتا کہ تھیوکریٹک حکومت کیا ہوتی ہے" اس لحاظ سے بالکل درست ہے۔ کہ سوال پوچھنے والے کے ذہن میں یہ تصور تھا کہ مذہبی حکومت اور دنیاوی حکومت ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن اسلام میں دین و دنیا کے کاموں کی الگ الگ قسم نہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ مسٹر جناح نے جو جواب دیا۔ وہ اسی خیال سے دیا۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس کا جواب سائل کی ذہنیت کے لحاظ سے بالکل درست تھا۔ اور جن لوگوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ مسٹر جناح نے پاکستان میں اسلامی حکومت کے قیام کی نفی کی ہے غلطی پر ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سائل اور مسٹر جناح دونوں کے ذہن میں اسلامی حکومت کا صحیح تصور نہیں تھا۔

بفرض محال اگر ان بھی لیا جائے کہ مسٹر جناح کے ذہن میں اسلامی حکومت کا واقعی تصور موجود تھا۔ اور انہوں نے جو جواب دیا۔ اس سے ان کا یہی مطلب تھا۔ کہ پاکستان میں اسلامی حکومت قائم کرنا لغو سی بات ہے۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اسلامی حکومت ہے کیا چیز اور آیا مسٹر جناح یا کوئی اور مسلمان راہنما یا سارے کے سارے مسلمان صحیح اسلامی حکومت قائم کرنے کے اہل ہیں؟

آجکل چونکہ دنیا کا رجحان خالص سیاسی امور کی طرف زیادہ ہے۔ اس لئے وہ مسلمان علماء جو مسلمانوں کی سیاسی اور تمدنی پستی سے متاثر ہیں۔ اور سیاست کی پگڈنڈی سے ہو کر دین کی طرف آتے ہیں۔ وہ اس کو "حکومت الٰہیہ" کہتے ہیں۔ اور انہوں نے اس کے مفہوم کو اسلام کے سیاسی تفوق تک محدود کر دیا ہے۔ سیاست انسان کی زندگی کا صرف ایک ہی پہلو ہے۔ خواہ یہ پہلو کس قدر اہم اور وسیع کیوں نہ ہو۔ مگر حقیقی حکومت الٰہیہ سیاسی امور تک محدود نہیں۔ بلکہ اسلامی نقطۂ نظر کے لحاظ سے زندگی کے ہر پہلو۔ زندگی کے ہر جزوی عمل میں اس کی نمود ہوتی ہے۔ اور چونکہ سیاست بھی انسانی زندگی کے کل کا ایک جزوی پہلو ہے۔ اس لئے کوئی "حکومت" "حکومت الٰہیہ" نہیں کہلا سکتی۔ جب تک وہ حکومت ان لوگوں کے درمیان قدرتاً نشوونما نہ پائے۔ جن کی زندگی کا تمام کی تمام اسلامیت کے رنگ میں پہلے رنگین ہو چکی ہو۔ یعنی یہ ان حکومتوں کی طرح جو مغربی تقسیم کے رو سے دنیاوی حکومتیں کہلاتی ہیں۔ لیکن دراصل غیر اسلامی حکومتیں ہیں باہر سے تھوپی نہیں جا سکتی۔ اسلامی حکومت یا حکومت الٰہیہ کے راعی اور رعایا وہی ہو سکتے ہیں۔ جو اس کے اصولوں پر پورا ایمان رکھتے ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے اصول ہیں اور کامل ہیں اور ان اصولوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

کہنے کو تو بعض علمائے حال یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہر نبی اللہ کا منتہا سے مقصود حکومت الٰہیہ قائم کرنا تھا۔ لیکن وہ سیاست کے نشہ میں یہ فراموش کر دیتے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر ایسی حکومت الٰہیہ جو ہر نبی اللہ کا منتہائے مقصود بن سکتی ہے۔ وہ محض سیاسی امور تک ہی محدود نہیں کی جا سکتی۔

اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض علماء نے یہ غلطی کھائی ہے۔ کہ چونکہ حکومت الٰہیہ کے اصول قرآن کریم کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس لئے وہ اور دو چار کی طرح ان پر عمل کرنے سے ہر سمجھدار انسان جس کو خواہ خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق ہو یا نہ ہو۔ حکومت الٰہیہ قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک ایک ایسی جماعت قائم نہ ہو۔ جس کے ہر فرد کی زندگی کے ہر پہلو میں وہ عظیم الشان انقلاب رونما نہ ہو چکا ہو۔ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت تک حقیقی حکومت الٰہیہ کا قیام ناممکن ہے۔ خواہ وہ محدود سیاسی معنی میں ہی کیوں نہ ہو۔

اب اگر ہم حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام تک۔ اور گذشتہ تقریباً چودہ سو سال میں اور آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ایندم تک کی اسلامی تاریخ یا دوسرے لفظوں میں حکومت الٰہیہ کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو صاف نظر آجائے گا۔ کہ آج تک ایک بھی ایسی جماعت از سر نو کھڑی نہیں ہوئی۔ جس کو کھڑا کرنے والا کوئی خدا تعالیٰ کا مامور نہ تھا۔ اگر اس سنت اللہ کے خلاف کوئی نظیر ہے تو پیش کی جائے۔ اس لئے جو لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ مسٹر جناح یا سارے موجودہ مسلمان پاکستان یا کسی اور سرزمین میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر "حکومت الٰہیہ" قائم کر سکتے ہیں۔ تو وہ سخت غلطی کر رہے ہیں۔ کیونکہ آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدیمی سنت کو پاکستان کے لئے تبدیل کر دیگا۔ یہ نہ مسٹر جناح اور نہ کسی غیر شعوری مجتہد کے بس کی بات ہے۔ اور ایسی کوششیں ویسی ہی بے سود ہیں۔ جیسے کہ ٹوٹے ہوئے پھول کو پودے کے ساتھ جوڑنے کی کوشش۔ گرے ہوئے پھول۔ پھل کبھی پھر نہیں جڑ سکتے۔ ہاں نئی بہار میں اس قسم کے نئے پھول لگ سکتے ہیں۔ اسلام کے شجرۂ طیبہ کی شاخوں میں بھی اب نئی بہار ہی میں پھول پھل لگ سکتے ہیں۔ کتنی سیدھی اور سادہ بات ہے۔ کہ حکومت الٰہیہ کے معنی اگر خدا تعالیٰ کی حکومت کے ہیں۔ تو وہ کس طرح دوبارہ قائم ہو سکتی ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اسے دوبارہ قائم کرنے کے لئے اپنا خلیفہ بنا کر نہ بھیجے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں میں خلافت علیٰ منہاج النبوت کے نشستہ ثانیہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

## اسلام کے اصول

گاندھی جی نے نئی دہلی میں ۲۶ جولائی کو اپنی ایک پرارتھنائی تقریر میں کہا ہے۔ کہ "ہڑتالیں سخت قابل مذمت ہیں۔ یہ ملک کے لئے ایک نہ ختم ہونے والی مصیبت ہے۔" آپ نے ہڑتال کرنے والوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ بجائے ہڑتال کرنے کے دیگر پر امن ذرائع سے اپنی شکایات دور کرنے کی کوشش کریں۔ گاندھی جی نے آج اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے۔ جب ملک میں کانگرس کی حکومت قائم ہو رہی ہے۔ لیکن اس سے پہلے آپ بھی ہڑتالیوں کو قابل مذمت نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ان کے ممد و معاون تھے۔ آخر سول نافرمانی بھی تو سخت قسم کی ایک ہڑتال ہی ہے۔ خواہ کتنی ہی عدم تشدد کے اصول پر کی جائے۔ بلکہ یہ تو حکومت پر براہ راست حملہ ہے۔ لیکن گاندھی جی ہندوستان میں ہی نہیں۔ بلکہ دنیا میں اس طریق جنگ کے موجد سمجھے جاتے ہیں۔

کیا یہ بات اسلام کی سچائی کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ شروع ہی سے اسلامی تعلیم کے نقطۂ نظر سے ہڑتالوں کے خلاف آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ اور آپ نے جماعت احمدیہ کو ان میں حصہ لینے سے ہمیشہ باز رکھا ہے۔ لیکن اس وقت نہ گاندھی جی اور نہ ان کے درست اس صداقت کے قائل ہوئے۔ مگر اب جب اپنے خلاف اس نشتر کی تیزی کو محسوس ہوئی۔ تو اسلام کی اس اٹل صداقت کا ان پر انکشاف ہوا۔ اور اس پر مجبوراً چلنا پڑا۔

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سادگی

۲۴ جولائی کے الفضل میں ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بے تکلف نشست کے متعلق شائع ہوا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر پھر گیا۔ جب ایک دفعہ ادھر دارالانوار والے رستے پر (جو زمانہ حال کی مانند صاف ستھرا کھلا نہ تھا بلکہ گرد و غبار سے اٹا ہوا قدم قدم پر جھاڑیاں اور مٹی بلکہ گندگی بھی اور تنگ ٹیڑھا) حضور انور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو جا رہے تھے۔ جسم غیر سالمہ تھا۔ مکرمی مفتی صاحب نے عرض کیا۔ کہ ایک قاری صاحب ہیں۔ قرآن مجید سنائیں۔ حضورؑ یہ سنتے ہی بے تکلفی سے زمین پر بیٹھ گئے۔ اور اپنے کوٹ کا دامن بھی نہیں اٹھایا۔ میری طرح بیسیوں کی آنکھیں تو پہلے ہی بچی تھیں۔ کئی کپڑے اور دستار کے پلے لے کر ناحق آگے بڑھے۔ مگر ادب کی وجہ سے رکے رہ گئے۔ یہ قرآن مجید کا ادب تھا۔ جو حضور نے چلتے چلتے نہ سنا۔ قرآن مجید کا رکوع ختم ہونے کے بعد باچشم نم آپ اٹھ کر جزاکم اللہ فرماتے ہوئے بغیر دامن جھاڑے آگے بڑھے۔ فسلام اللہ علیہ ابداً۔ (اکمل)

# مقبول اور محمود لیڈر

(۱) صحیح معنوں میں لیڈر تو وہ ہوتا ہے۔ جس کا دست راست خدائے ذوالجلال کی ہستی ہو۔ اور اس کو اس ملیک مقتدر سے بے حد قرب کا تعلق ہو تاکہ ہر پریشانی کے وقت وہ اس کے لئے ہر قسم کے صبر کا سامان بہم پہنچاتا رہے۔ (۲) اپنے متبعین کی راہنمائی میں اس کے صفات میں وہی جھلک پائی جائے۔ جو کون و مکاں کے مالک کی ربوبیت میں رحمت کا وسیع پہلو لئے ہوئے ہے۔ (۳) عدل و انصاف اس کا دائمی شیوہ ہو۔ اور حق گوئی میں اس کو لومۃ لائم کا اندیشہ کسی وقت بھی لاحق نہ ہونے پائے۔ (۴) اس کی فراست نور حق سے معمور ہو۔ تا وہ ہر آنے والی ظلمت کو قبل از وقت بھانپ سکے۔ (۵) وہ اپنے ماحول میں اتنا بیدار مغز ہو۔ کہ آنے والے خطرات کا تدارک کرنے کی اس میں اہلیت ہو۔ (۶) سیاست کے اصول حقہ سے وہ من وعن پوری طرح آگاہ ہو۔ اور ان پر بشدت کاربند بھی ہو۔ (۷) اسکی اطاعت و فرمانبرداری کا جوا اسکی قوم بشرح صدر اٹھاتی ہو۔ (۸) وہ قوم کے سنجیدہ دماغ ہمشیر بھی رکھے۔ (۹) لیڈر وہی اچھا ہے جو خود بھی ظلم سے مجتنب رہے۔ اور اپنی قوم کا قدم بھی ظلم کی طرف نہ اٹھنے دے۔ (۱۰) وہ انسان کا خون اس وقت تک نہ گرائے۔ جب تک کہ زمین و آسمان کا بادشاہ اور اس کے فرشتے بھی اپنی صدا بلند نہ کریں۔ ناحق خونریز ظالم ہوگا۔ اور مفسد اور ظالم خدا کے محبوب نہیں ہوا کرتے۔ (۱۱) صابر اور حلیم بھی ہو۔ اور غیظ سے کبھی بھی مقہور نہ ہو سکے۔ عفو اور درگزر اس کا شعار اور طریق ہو۔ (۱۲) قوم کے مفاد کو اپنے مفاد پر ہمیشہ مقدم رکھتا رہے۔ (۱۳) مخلوق خدا کے معاملات میں دخیل اور مکاری اس کا وطیرہ نہ ہو۔ وہاں رعایا پرور ہو نہ کہ نفس پرور۔ یعنی ایثار علی النفس اسکی نمایاں صفت ہو۔ نہ کہ نمائش۔ (۱۴) رعایا کا مال رعایا کی فلاح کے لئے رہنے دے۔ اور خود قوت لایموت سے بہرہ ور ہو۔ (۱۵) غمخوار قوم کا اتنا ہو۔ کہ رات کو بھی بے چینی سے رہے۔ (۱۵) اس کو اپنی لیڈری پر بوثوق تام اعتماد ہو۔ (۱۶) سید القوم خادمہم زندگی بھر اس کا معمول ہو۔ (۱۷) ہر قوم کے سنجیدہ دماغ اس کے افعال کے مداح نظر آئیں۔ (۱۸) خالق کی رضاجوئی اس کا بے ریا عمل ہو۔ اور یہی تلقین وہ اپنی قوم میں بھی دیتا نظر آئے۔ (۱۹) روحانیت کی صفت سے کورا۔ سیاست کی بنا ظلم پر رکھنے والا بھی حسن لیڈر کبھی کہلا سکتا ہے؟ (۲۰) اتنا اولوالعزم ہو۔ کہ اپنے عزم میں عدیم المثال ہو۔

اگر ایسی صفات کا لیڈر نہ ملے تو اپنے جان و مال کو اپنے ہاتھوں اسکی اتباع میں برباد کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے۔ الگ ہی رہنا اچھا۔

ابائی عبد الرحیم (نو مسلم) از قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# "اہلحدیث" کا اعتراف حق

۱۵۵

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

جب جنگ عالمگیر اختتام کو پہنچی تو میں نے ایک مضمون لکھا۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور و معروف پیشگوئی کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی۔ جس کے بعض الفاظ یہ ہیں۔

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی ۔ ۔ ۔ ۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

اس پر اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے حسب معمول کچھ ردوقدح کی۔ کہ دور دراز کے رہنے والے تو مرزا صاحب کے نام سے بھی واقف نہیں۔ ہم قریب ہیں امرتسر ہو رہا ہے خیریت ہے۔ اس کے بعد ایسا ہوا کہ حضور تو ڈلہوزی تشریف فرما تھے خطبہ جمعہ حضرت مولانا شیر علی صاحب نے ارشاد کیا۔ جس میں اسی پیشگوئی پر تقریر فرمائی۔ اور اسی ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلائی۔

"ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہارے آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔"

(حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

اور نہایت اردو سوز کے لہجے میں سامعین کو استغفار اور خشوع و خضوع انابت الی اللہ کی تاکید کی۔ اور یہ بھی کہا کہ جب پہلی باتیں حرف بحرف پوری ہوتی ہیں۔ تو اس ملک کی بابت بھی ضرور آئینگی ہاں تضرع ابتہال اور اصلاح اعمال سے عذاب ٹل جاتے ہیں۔ ایک فرشتہ خصلت اوّاہ و حلیم کی زبان سے یہ سنکر میرا دل کانپ گیا۔ ورنہ میں تو اپنے دل کو یوں تسلی دے چکا تھا۔ کہ ہندوستان کے دس لاکھ سے زیادہ لوگ شریک جنگ تھے۔ اور انہوں نے نوح و لوط کی زمین کا نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور ہندوستان سا ہر فرد بشر کسی نہ کسی رنگ میں اس زلزلہ جنگی سے ضرور متاثر ہو چکا ہے۔ پس یہ پیشگوئی سرطرح پوری ہو چکی ہے۔ اب خدا تعالےٰ رحم ہی فرمائے گا۔ لیکن تقدیر کے نوشتے بہرحال پورے ہوتے ہیں۔ آخر اس ملک ہندوستان پر خدا کا عذاب (اعاذنا اللہ منہا) آ ہی گیا۔ اور جیسا کہ قرآنمجید کی آیت بتاتی ہے۔ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض (پارہ ۷ رکوع ۱۳) کہ ہندیوں ہی کے پاؤں سے اٹھا اور یلبسکم شیعا کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بمبئی احمد آباد۔ ناگپور۔ بنگال۔ بہار پھر پنجاب بھی اس کی لپیٹ میں آ گیا۔ صوبہ سرحد بھی محفوظ نہ رہا۔ ہر جگہ تباہی بربادی جس کے تفصیلی بیان کی ضرورت نہیں سب کچھ ان آنکھوں کے سامنے ہے۔ مرب و حرب و طرق و حرق۔ لوط کی سرزمین کا نقشہ۔ نوح کے طوفان کا نقشہ۔ اہلحدیث نے اپنے جذبات و حالات کو چھپایا۔ لیکن پھر بھی چند آہیں نکل ہی گئیں۔ کئی ہفتوں کی بندش کے بعد ایک پرچہ نکل سکا جس میں یہ مسطور ہیں۔

"مصیبت علی مصائب وانھا
مصیبت علی الایام طمرت یالیا"

یعنی یہ پے در پے مصیبتیں آئی ہیں۔ اگر دنوں پر آئیں تو دن راتیں بن جائیں۔ یہ شعر بعینہٖ اہالی امرتسر اور لاہور کے حق میں صادق ہے۔ مختصر یہ ہے۔ کہ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم میں جو زندہ ہیں وہ زندہ کیونکر رہے کاروبار سب تباہ ہے دکانیں بند ہیں۔ امرتسر لاہور جیسے شہروں میں الو بول رہے ہیں۔ یہ کیوں ہے بحکم خدا (مولوی صاحب) ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (کا قرآنی کلیہ بھول نہ جائیے) یہ سب کچھ کرشمہ قدرت ہے جو انسانوں پر سزا (عذاب) کی شکل میں نازل ہوا ہے ۔ ۔ ۔ ہم نے جو کچھ لکھا ہے بہت ہی کم لکھا ہے مولوی صاحب لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے یہ سب کچھ عبرت آموز آنکھوں کے سامنے ہے۔ اے کاش آپ اس پڑھا پے میں ان حقائق پر غور فرماتے۔ کیونکہ اب تو آپ کو اپنا حصہ حسب خواہش دنیا عجل لنا قطنا قبل یوم الحساب مل گیا۔ اور کچھ عرض کرونگا تو شکایت ہوگی۔

## دل کی تڑپ

از رشید احمد صاحب منہاس لاہور

خدا خوشی کا زمانہ مرا دراز کرے
خوشی مٹائے مری اور پاکباز کرے

میں جاؤں ہنستا ہوا قادیان جلسہ پر
وفورِ شوق سے وہ یوں مجھے گداز کرے

نہ سدِّ راہ بنے کام کوئی دنیاوی
کچھ ایسی حکمتِ مخفی وہ کارساز کرے

متاعِ نور سے حصہ میں لوں وہاں جاکر
مجازِ دہر سے مجھ کو وہ بے نیاز کرے

سنوں معارفِ قرآن و مجلسِ عرفاں
مری دوپہر سحر شام سب نماز کرے

حضورِ حضرتِ محمود جاؤں ناز کے ساتھ
خدا کرے کہ وہ اپنا مجھے ایاز کرے

وہی ہیں مصلح موعود رہبرِ دنیا
انہی کے در کا خدا مجھ کو خاکباز کرے

خدا رسیدہ و فرخندہ بخت ہیں محمود
دعا ہے عمر خدا آپ کی دراز کرے

## دیارِ محبوب

کیا آبِ بقا حسن کا یہ سیلِ رواں کیا
بجھتی ہے کہیں تشنگیٔ سوزِ نہاں کیا
انعام ہے اس راہ میں ہر آبلۂ پا
اے راہروِ راہِ محبت یہ گماں کیا
ہم گلشنِ قدنی کی بہاروں میں پلے ہیں
کیا فکر نشیمن ہمیں اے خارِ مغیلاں
اے قادیاں فردوسِ بداماں تیری ہر شام
ہر صبح کے آئینہ میں ہے صبحِ جناں کیا
ہر چیز نرالی ہے ترے اہلِ وفا کی
انداز نگہ طرزِ ادا حسنِ بیاں کیا
ناہید دل و جان فدا ہے ترے رب پر
ایمان ہے اپنا یہ متاعِ دو جہاں کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ملیریا بخار کی تباہ کاری اور اس کی روک تھام

(از شیخ غلام مجتبیٰ صاحب احمدی)

افصح العرب والعجم سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ انا اوتیت جوامع الکلم۔ مجھے جامع و مختصر اور پر معانی کلام دیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ کی ایک مشہور حدیث العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان۔ یعنی آپ کے انفاس قدسیہ میں سے ہی ایک جواہر نگار ہے۔

علماء نے ایک لطیف اشارہ اس حدیث سے مستنبط کیا ہے۔ وہ یہ کہ آپ نے جو علم ابدان کو علم ادیان سے پہلے بیان فرمایا ہے۔ اس کی توجیہ انہوں نے یوں کی ہے کہ انسان جب اپنے ظاہر سے غافل ہو۔ تو وہ باطن کا کیسے عارف ہو سکتا ہے۔ لہذا علم ابدان بھی ضروری علم ہے۔ اور اس سے بقدر مراتب معرفت رکھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی تعمیل ہوگی۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد عنوان بالا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

سر ہنری گرٹنی نے ایک مرتبہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ساری دنیا کے گرداگرد قطار باندھ کر آدمی کھڑے کئے جائیں۔ تو وہ قطار ہندوستان میں ہر سال مبتلا ملیریا ہونیوالوں کے برابر ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں دس لاکھ انسان ہر سال ملیریا کا شکار ہوتے ہیں۔

ملیریا بخار آئے تے سال طوفان نیل کی طرح ہندوستان میں کہرام بپا کر دیتا ہے۔ ملیریا بخار شروع جولائی سے اواخر ستمبر تک خوب زوروں پر ہوتا ہے۔ ویسے ملیریا کا اثر اکتوبر۔ نومبر تک لمبا ہو جاتا ہے۔

## بدپرہیزی

(۱) ملیریا بخار مچھروں کی اغذائش سے ہوتا ہے۔ دوسرے معنوں میں ملیریا کو دور کرنے کے لئے دو بڑے اور ضروری ذرائع یہ ہیں۔ کہ مچھروں کا بکلی استیصال اور مچھروں کے حملوں سے پناہ۔ لہذا اپنی فرودگاہوں کے چاروں طرف صفائی رکھیں۔ نالیوں کو صاف اور گڈھوں کو بند کر دیں۔ ایک انگریزی دوا D.D.T. دس فیصدی جو مسفوت اور سپرے دونوں شکلوں میں فروخت ہوتی ہے۔ نالیوں اور گھروں میں چھڑکیں۔ فینائل بھی کارآمد ہو سکتی ہے۔ رات کو مچھر دانی یا کم از کم باریک کپڑے سے جسم کو ڈھانپ کر سوئیں۔

(۲) یہ موسم چونکہ برسات کا ہوتا ہے۔ جس کا دوسرا نام کچا پکا موسم بھی ہے۔ اشیاء خورد و نوش کے استعمال میں احتیاط ملحوظ رکھیں۔ باسی اور کئی دن کی سبزی یا پھل وغیرہ ہرگز نہ کھائیں۔ تازہ سبزی تازہ پھل ہمیشہ استعمال کریں۔

(۳) علی الصباح سبز گلو تولہ۔ ملٹھی چھ ماشہ دونوں چیزوں کو کوٹ کر نصف پاؤ پانی میں ملا کر چھان کر پینا موسمی بخار سے نجات ملتی ہے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق دے سکتے ہیں۔

(۴) کونین کا دانہ آج کل طبقہ امراء تک ہی محدود ہے۔ غرباء کے لئے کونین کے عوض دو دوائیں کونا کرین اور میپاکرین نکلی ہیں۔ ان کا دوسرا نام "فوجیوں کی کونین بھی ہے" کیونکہ ملیریا کی روک تھام کے لئے فوج میں یہی زرد گولیاں دی جاتی ہیں۔ کونا کرین یا میپاکرین ان دونوں میں سے ایک) بطور حفظ ماتقدم ایک ٹکیہ صبح ایک ٹکیہ شام کو ہمراہ پانی لیں۔ اور بخار کی حالت میں ایک ٹکیہ دوپہر کو زائد استعمال کریں۔ شیر خوار بچوں کو ½ گولی دن میں تین بار (صبح۔ دوپہر اور شام) ماں کے دودھ یا پانی میں گھس کر دیں۔ تیرہ سے بارہ سال کی عمر تک نصف ٹکیہ صبح دوپہر اور شام ہمراہ پانی دیں۔

(۵) غذا ہلکی اور سادہ استعمال کریں۔ ساگودانہ۔ جو کا پانی (بارلے واٹر) دودھ سوڈا وغیرہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ روزانہ علی الصبح ہوا خوری اور ٹہلنا بہت مفید ہے۔ روزانہ کپڑوں کو دھوئیں۔ گھروں میں تو شبو جلائیں۔

# یورپ میں تبلیغ اسلام کا ایک نیا محاذ

## حافظ قدرت اللہ صاحب کی ہالینڈ کو روانگی

## دنیا میں تبلیغ احمدیت کے وسیع نظام پر اظہار تعجب

از جناب سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب واقف زندگی لنڈن

گذشتہ سال سے مجاہدین کی آمد اور پھر یہاں سے یورپ کے مختلف ممالک کو ان کی روانگی کی وجہ سے مسجد فضل لنڈن میں خوش آمدید و الوداع کی تقاریب عمل میں آتی رہیں۔ لیکن چند ماہ قبل ہم کو طور لنڈن مشن کے انچارج مسٹر وسیم احمد صاحب آرچرڈ کو ان کے قادیان جانے کے سلسلے میں الوداع کہنا پڑا۔ ابھی ہم اس کمی کو محسوس کر ہی رہے تھے کہ اس مشن کے دوسرے رکن جناب حافظ قدرت اللہ صاحب کے ہالینڈ چلے جانے کا حکم مرکز سے موصول ہوا۔ چنانچہ ہم اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے ۱۶ جون بروز اتوار اکٹھے ہوئے اس موقعہ پر مشرکت کے لئے لنڈن یونیورسٹی کے طلباء کی ایک جماعت بھی آ رہی تھی۔ ابر رحمت نے بارش کے قطروں سے ایک سماں پیدا کر رکھا تھا۔ لیکچر ہال میں جگہ کی تنگی نے ہمیں مسجد میں جلسے کے انعقاد پر مجبور کیا۔ اور ایک بڑے مجمع میں ہم نے اپنے پیارے بھائی کو الوداع کہا۔

جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ پہلا ایڈریس جناب چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے پیش کیا جس میں حافظ صاحب محترم کے علم قرآن اور دینی قابلیت سے خود اور دیگر احباب کے فائدہ اٹھانے کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اب ہم سب استفادہ حاصل کرنے سے اس زریں موقعہ سے محروم ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی اس امر پر خوشی کا اظہار بھی کیا۔ کہ یہ علم اب انشاء اللہ تعالیٰ ہزاروں لاکھوں انسانوں کی سیرابی کا باعث ہوگا۔

برادرم ظہور احمد صاحب باجوہ نے یہ بھی فرمایا کہ "ہالینڈ مشن کی بنیاد تبلیغ اسلام" کے لئے ایک نئے محاذ کا قیام ہے۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں ہمارے مشن نہایت کامیابی سے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہالینڈ میں بھی مشن کا ہونا مغرب اور مشرق میں ربط قائم کرنے کا باعث ہوگا۔ لوگ آج بے شک ہماری مساعی پر طعنہ زن ہوں۔ لیکن وہ دن قریب آ رہے ہیں کہ جب خدا کا گذشتہ پورا ہو کر دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے نائب حضرت احمد علیہ السلام کی بتائی ہوئی راہ پر گامزن کر دے گا۔

پھر حافظ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس عظیم الشان خدمت کے لئے آپ کو منتخب فرمانا آپ کی خوش قسمتی پر دلالت کرتا ہے۔ آپ کا کام مشکل اور راہ کٹھن ہے۔ لیکن آپ کی مخلصانہ کوششوں کو دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ مشکلات کو دور کر دے گا اور آپ کی راہ میں آسانیاں پیدا کر دیگا۔ ولشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسرا ایڈریس مسٹر لطف اللہ کاشف صاحب نے جو ہمارے مخلص ڈچ نومسلم ہیں پیش کیا جس میں ہالینڈ کی موجودہ اقتصادی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس کی حالت بیان کی۔ اور بتایا کہ (مریجیہ) کا فرض اس کے سوا ہے۔ اس غربت کے باوجود میں پھیلے ہوئے ہالینڈ کو اسلام کے آغوش میں لانا سہل کام نہیں۔ پھر فرمایا حافظ صاحب کی زبان ایسی نرم اور شیریں ہے کہ کوئی ناراض نہیں ہو سکتا۔ ہالینڈ جس نے پہلے ہمارے مبلغ کے داخلہ سے انکار کیا تھا۔ اب وہ اپنے راستے ہمارے لئے کھول رہا ہے۔ اور اس طرح وہ عظیم الشان آسمانی نعمت سے حصہ لینے کے لئے دنیا کا ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ میں نہ صرف الوداعی ایڈریس پیش کرنا چاہتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ خود بالینڈ کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے حافظ صاحب کی خدمت میں خوش آمدید عرض کرتا ہوں۔

مبشر عبدالسلام صاحب نے اسلامی تاریخ پر مختصر سی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ نوع انسان کی خدمت ہی محبت ہے۔ جو انسان کو دنیا میں تبلیغ کے لئے نکل جانے پر آمادہ کرتی ہے۔

حافظ صاحب نے حاضرین اور ایڈریس دینے والے احباب کا اور خصوصاً امام مشتاق احمد صاحب کا ان کے محبت اور اخلاص سے پر سلوک کا ذکر کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ ان کو مشکلات اور صعوبتوں کا جو ان کے کام میں حائل ہیں پورا احساس ہے۔ لیکن جب انہیں خدائی انعامات اور ابدی نجات کے مقابل پر رکھا جائے تو وہ بہت ہی حقیر معلوم ہوتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سے جو بن پڑے کر گذریں۔ اور نتائج خدا تعالیٰ کی ذات پر چھوڑ دیں۔

آخر میں امام صاحب مسجد فضل لنڈن جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے تقریر فرمائی۔ جس میں حافظ صاحب موصوف کی خدمات کا اعتراف کیا۔ اور ان کے تعاون۔ محبت اور خلوص نیت اور بشاشت قلب کا ذکر کرتے ہوئے ان کی بالینڈ میں تبدیلی کو اپنے لئے ایک بہت بڑا نقصان بتایا۔ لیکن اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ اب ایک اور ملک ہمارے رفیق کے ذریعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کے نور سے منور ہو جائے گا۔ حافظ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ آپ کے سینہ میں نہ صرف قرآن کے الفاظ محفوظ ہیں بلکہ خدا کے فضل اس کے اسرار تک بھی آپ کی رسائی ہے۔ اور آپ کا یہاں کا قیام اس رنگ میں بھی ہمارے لئے بابرکت ثابت ہوا۔ کہ تم آپ کی امامت میں رمضان میں تراویح ادا کر سکے۔

مکرمی امام صاحب نے غیر مسلم حاضرین کے استفادہ کے لئے احمدیت کے تبلیغی کام کی وسعت اور ترقی کو بیان کیا۔ اور مسیحی سپاہ کے سالار پر احمدیت کے رعب پڑنے اور مقابل پر نہ آسکنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض اوقات الٰہی تائید رعب کی صورت میں نازل ہوتی ہے دشمن اس قدر مرعوب ہو جاتا ہے کہ وہ مقابل پر آنے کی ہمت ہی نہیں رکھتا۔

آپ نے فرمایا کہ بشیر احمد آرچرڈ مشن کے ایک مفید وجود تھے وہ تعلیم کے لئے قادیان چلے گئے مشن کے اس نقصان کے بعد اب حافظ صاحب جیسے رفیق کی جدائی ہمارے لئے ایک اور بڑا نقصان ہے۔ لیکن ہم خوش ہیں کہ حافظ صاحب ایک اور وسیع پیمانہ پر دنیا کی طرف جا رہے ہیں۔ اس لئے ہم اس تبدیلی پر ساتھ ہی خوش بھی ہیں۔ امید ہے آنمکرم جلد اس قابل ہو سکیں گے۔ کہ قرآن کریم کا ڈچ ترجمہ نظر ثانی فرما کر شائع کر سکیں پس میرے بھائی جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر نگاہ رکھو۔ وہ ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر میدان میں کامیابی بخشے۔ آمین۔

اس کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ لنڈن یونیورسٹی کے طلباء نے جن میں سے اکثر یورپ کے مختلف ممالک کے رہنے والے تھے اس تقریب کو حیرت سے دیکھا۔ تقریب کے بعد ساؤتھ لینڈ کے ایک طالب علم نے امام صاحب سے کہا کہ یہ بالکل نئی بات ہے کہ اب مسلمان عیسائی ممالک میں مبلغ بھیج رہے ہیں۔ وہ جن کی طرف خود مسیحی مبلغ جاتے رہے ہیں اب اس قابل ہو گئے ہیں کہ مسیحی ممالک کو اپنے تبلیغ کی جولانگاہ بنا سکیں۔ اسٹونیا کے ایک طالب علم نے خواہش ظاہر کی کہ ان کے ملک میں بھی مبلغ بھیجے جائیں۔

بے شک یہ امر مغرب کے لئے بڑا ہی حیرت و استعجاب کا باعث ہے کہ جماعت کس طرح اطراف و اکناف عالم میں علم احمدیت نصب کرنے کے لئے دیوانہ وار بڑھ رہی ہے۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ یہ جماعت پیسہ کی مالدار ہے۔ بعض سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے دم کر وڑ مسلمانوں کی دولت ان کے لئے وقف ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ یہ غریب جماعت ہے اور اس کا سرچشمہ بڑا حضرت المصلح الموعود کی قیادت میں خدا کے وعدوں پر نگاہ رکھتے ہوئے قربانی پر قربانی پیش کر رہا ہے قابل وہ وقت آئے کہ تاریکی دور ہو۔ اور مشرق و مغرب نور اسلام سے منور ہو جائے۔ آمین۔

# سالانہ اجتماع ۱۳۴۳ھ ۱۳۴۳ھ ـــــ تلقین عمل

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دیگر مصروفیات کے علاوہ دو گھنٹے کا وقت صرف اس غرض کے لئے رکھا جاتا ہے۔ تا مجالس اس وقت میں اپنے لائحہ عمل سے متعلق مشکلات کا حل مرکز سے کرا سکیں۔ اور دوسری مجالس کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

یہ اجلاس صدر مجلس کی صدارت میں منعقد ہوتا ہے۔ بیرونی مجالس کی طرف سے پروگرام کے متعلق مشکلات معین الفاظ میں مرکز میں پہنچ جاتی ہیں۔ مرکز متعلقہ شعبہ جات کو بھیج دیتا ہے۔ اور تلقین عمل کے موقعہ پر شعبہ ان کا حل بیان کرتا ہے۔ اس دوران میں استفسارات کی بھی (اگر وقت میں گنجائش ہو) اجازت ہوتی ہے۔

اس تبادلہ خیالات کے علاوہ دو تین تقاریر بھی رکھی جاتی ہیں۔ اور آخر میں صدر محترم اپنے ارشادات سے مستفید فرماتے ہیں۔ پس ہر وہ مجلس جس کو اپنے پروگرام کے چلانے میں مشکلات پیش آتی ہوں۔ وہ تحریری طور پر یکم اکتوبر ۱۹۶۴ء تک مرکز میں بھجوا دے۔ تا ان پر پورا غور کر کے ان کا مناسب جواب دیا جا سکے۔ ایسے استفسارات مختصر عبارت میں ہونے چاہئیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# ضروریات جلسہ سالانہ کی فراہمی کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کی ضروریات کی فراہمی کا انتظام جلسہ سالانہ سے پیشتر تین چار مہینے شروع ہو جاتا ہے۔ اور اب موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ کہ اس کام کو اب سے شروع کیا جائے۔ سو میں ایسے احباب سے جو اثر رسوخ رکھتے ہیں۔ خواہ وہ سرکاری افسر ہوں۔ یا علاقہ میں بارسوخ آدمی ہوں۔ مفصلہ ذیل اشیاء کی فراہمی میں امداد فرمادیں۔ اور ہم کو بلیک مارکیٹ سے بچائیں۔ ان دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے پچھلے سال اس بارے میں امداد فرمائی۔ چوہدری غلام باری صاحب لائل پور اس ضمن میں خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ فہرست اشیاء جن کی ضرورت ہے حسب ذیل ہے۔ (۱) لکڑی۔ کیکر۔ شیشم۔ تھپلائی۔ جنڈ (۲) آلو (۳) پیاز (۴) نخود برائے دال۔ (۵) ماش (۶) گی بناسپتی۔ (۷) گی دیسی (۸) مرچ سرخ۔ (ناظم سپلائی و سٹور جلسہ سالانہ قادیان)

# موت و حیات

کام کرنے کے لئے تجھ کو عطا کی زندگی
اور پرسش کے لئے رکھی ہے ساعت حشر کی
کیونکہ اس دنیا میں مل سکتی نہ تجھ کو کامل جزا
اس لئے تیرے لئے دنیا بنائی اور بھی

(خاکسار عبدالحمید آصف)

**تصحیح:** الفضل ۱۷۷ میں صفحہ ۲ پر اشتہارات کے ریٹوں میں ریڈنگ میٹر میں ایک کالم کی اجرت بجائے ۲۲/- کے ۲۷/- چھپ گئی ہے۔ احباب تصحیح کر لیں۔ (مینیجر)

# درخواست دعا

شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کیمور تعلقہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندھ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں بھیجا تھا۔ وہ وہاں بیمار ہو کر کیمور تعلقہ پہنچ گئے ہیں۔ اور کیمور تعلقہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ شیخ صاحب موصوف کی صحت و عافیت اور شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مرزا ...)

---

۱؎ احمدیت کے مقابلے میں مسیحی سپاہیوں کے سالار کی شکست کا مفصل حال الفضل مورخہ ۲ جولائی میں شائع ہو چکا ہے۔ یہاں اس طرف اشارہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دواخانہ خدمتِ خلق کے

## مقبول عام مجربات

(۱) "شفاکن" :- ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص (ع۸) دو روپیہ

(۲) "شفائی" :- پرانے اور باری کے بخاروں کیلئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (للعہ) چار روپیہ

(۳) "اکسیر شباب" :- کھوئی ہوئی طاقت کی مجرب دوا ہے۔ قیمت تیس خوراک (ع۳۰) سات روپیہ

(۴) "حبوب جوانی" :- مولد جوہر حیات۔ قیمت پچاس گولیاں (ع۵۰) چھ روپیہ

(۵) "زود جام عشق" :- طاقت کی شہرہ آفاق دوا ہے۔ قیمت ساٹھ گولیاں (ع۶۰) بارہ روپیہ

(۶) "دوائی فضل الٰہی" :- اولاد نرینہ کی مجرب دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس (ع۱۶۰) سولہ روپیہ

(۷) "حب جند" :- اعصابی اور دماغی کمزوری کیلئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (ع۱۰۰) اٹھارہ روپیہ

(۸) "ہمدرد کسوال" :- اٹھرا کا بیخطا علاج ہے۔ قیمت مکمل کورس (ع۲۰) بیس روپیہ فی تولہ دو روپے

(۹) "معجون فوفل" :- سیلان الرحم کی نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت ۵ تولہ (ع۸) دو روپیہ

(۱۰) "سرمہ ممیرا خاص" :- جملہ امراض چشم کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ (ع۸) چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ر

(۱۱) "حب مروارید عنبری" :- اعضائے رئیسہ کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (ع۱۰۰) دس روپیہ

(۱۲) "تریاق کبیر" :- گھر کا ڈاکٹر (یعنی فوری علاج) قیمت بڑی شیشی (ع۳۰) تین روپے درمیانی شیشی عہ ۸ر چھوٹی شیشی ۱۲ر

(۱۳) "قرص صندل" :- مصفی خون اور خون پیدا کرنے کے لئے بہترین ہے۔ قیمت یکصد قرص (ع۸) دو روپیہ

(۱۴) "قرص مرکب اسفنجین" :- معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ

(۱۵) "اکسیر جنین" :- اٹھرا کا بے خطا علاج۔ قیمت فی تولہ (ع۶) چھ روپے

(۱۶) "اکسیر نزلہ" :- پرانے نزلہ کے لئے مجرب ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ

اس کے علاوہ ہمارے ہاں اطریفل زمانی۔ اطریفل کشنیز۔ جوارش جالینوس۔ معجون فلاسفہ۔ برشعشا نمک سلیمانی۔ حب قبض کشا وغیرہ مل سکتے ہیں:-

ملنے کا پتہ

## دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک نہایت نفع مند کام

پریسین بلیو فیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائیگا اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کیساتھ پبلک لمیٹڈ کروالیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے تو اسے پانچسو روپے ادا کرنے ہونگے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی رجسٹریشن مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی انہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہیں جو پریسین بلیو فیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

## اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب جج بہادر درجہ اول سرگودھا

دعوئے دیوانی ۱۶۷ عورتشید بیگم زوجہ گل محمد سکنہ منڈی بھلوال

بنام گل محمد

یا دعوئے فسخ نکاح بنام گل محمد ولد محمد بخش قوم لوہار سکنہ منڈی بھلوال سرگودھا۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مستغیث مدعا علیہ مذکور بسمن تعمیل سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۶/۸/۳۷ مقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۱/۷/۳۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم

مہر عدالت

## نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

ہر ایک آسامی کے لئے امیدواروں کی جانب سے مندرجہ ذیل عارضی آسامیوں کو جوائن ڈیلیور آرٹیکلز ڈیپارٹمنٹس کراچی ڈسٹرکٹ میں واقعہ ہیں۔ درخواستیں مطلوب ہیں۔

| | (۱) آفس کلرکس | (۲) ڈپو کلرکس اور چیکرز |
|---|---|---|
| (۱) مسلم | ۲+۱ ویٹنگ لسٹ | ۲+۲ ویٹنگ لسٹ |
| (۲) اینگلو انڈین اور ڈومی سائل یورپین | ۲+۱ ویٹنگ لسٹ | |
| (۳) دیگر اقلیتی اقوام (خلاصہ پارسی اور انڈین کرسچین) | + ۱ ویٹنگ لسٹ | |
| ۴ غیر مخصوص شدہ | ۰+۱ | ۰+۲ |
| میزان | ۳+۳ ویٹنگ لسٹ | ۴+۴ ویٹنگ لسٹ |

تنخواہ ۴۰-۴۵ روپیہ (عارضی طور پر) جماعکیل ۵۰-۲-۶۰-۲½-۱۳۰ روپیہ اسکے علاوہ مہنگائی اور دیگر الاؤنس جو زیر قواعد دیئے جانے منظور ہیں الاؤنس اس۔ عایت سے علاوہ ہے جو آپ کو اشیاء خوردنی رعائتی دام پر ملنے کے لئے دیجائیگی۔ کوالیفکیشن:۔ میٹریکولیشن رسیکنڈ ڈویژن پاس) بشرطیکہ ڈویژن میں نتائج کا اعلان کر دیا ہو) جونیئر کمرشل یا اس کے مساوی ہو۔ عمر:۔ ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو اور گریجوایٹ کی صورت میں ۲۰ سال تک ہو۔ یسماندہ جماعتوں کے افراد کی صورت میں زیادہ عمر کے متعلق تین سال کی رعائت ہے۔ ایکس سروس مین کے آدمی ۴۰ سال کی عمر تک کے لئے حاکی ہیں۔

تمام درخواستیں مطبوعہ فارموں پر آنی چاہئیں جو قیمت ۱/- روپیہ فی فارم نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے اسٹیشنوں سے بکتے ہیں۔ یہ درخواستیں بنام سیکرٹری ایچ۔ ڈبلیو آر سروس کمیشن ۲۴ لارنس روڈ لاہور آنی چاہئیں درخواست موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء ہے منتخب شدہ امیدواروں کو ٹسٹ اور ملاقات کیلئے واقعہ کراچی ان کے اپنے خرچ پر بلایا جائے گا۔ مفصل تفصیلات کیلئے بنام سیکرٹری لکھیئے۔ اور اس کے ہمراہ ٹکٹ چسپاں کر کے ایک خط واپسی لفافہ بھیجیں جس پر آپکا پتہ درج ہو

## گھڑیاں

امریکہ۔ انگلستان اور سوئیٹزرلینڈ کی بنی ہوئی جیبی گھڑیاں۔ رسٹ واچز اور ٹائم پیس ملنے کا پتہ این واچ ایجنسیز معرفت دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ننکانہ صاحب میں گولی چل گئی

ممانعت کے باوجود سکھوں کی طرف سے اجتماع کرنے کی کوشش

ننکانہ صاحب ۲۷ جولائی۔ سکھوں کے جس دیوان کی حکومت نے ممانعت کر دی تھی۔ اس کے سلسلہ میں آج ہزاروں کی تعداد میں سکھ جمع ہو گئے۔ اور اجتماع کرنے کی غرض سے گوردوارے میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ فوج اور پولیس کی ناکہ بندی کے باوجود قریباً دس ہزار سکھ گوردوارے میں داخل ہو گئے۔ فوج نے فائرنگ کے ذریعے ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی چنانچہ دو بار گولی چلائی گئی جس کی وجہ سے متعدد سکھ مجروح ہوئے۔ بہت سے لوگوں کو گوردوارہ کے باہر روک لیا گیا۔

## چین کی طرف سے ہالینڈ اور انڈونیشیا کو دعوت مصالحت

### ہالینڈ نے دعوت نامنظور کر دی

بٹیویا ۲۷ جولائی۔ حکومت چین نے حکومت ہالینڈ کو اطلاع دی تھی کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے موجودہ اختلافات کے سلسلے میں وہ مصالحت کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈچ گورنمنٹ نے اس دعوت کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ بٹاویہ ریڈیو سے جس پر ڈچوں کا قبضہ ہے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ انڈونیشیا کا معاملہ ہمارا گھریلو معاملہ ہے۔ اس لئے کسی بیرونی ملک کو اس میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مڈنی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا اور بعض دیگر ممالک بھی مصالحت کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہالینڈ کے موجودہ رویہ کے پیش نظر کامیابی کی کم ہی توقع ہے۔

سنگاپور ریڈیو کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ جاوا کے باشندے جائے اور کافی کے وسیع باغات کو تباہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں تاکہ ڈچ ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں بیان کیا جاتا ہے کہ اگر یہ باغات تباہ ہو گئے تو انہیں دوبارہ لگانے میں کم از کم دس برس صرف ہونگے۔ ڈچ افواج نے شہر شہر نیلان پر قبضہ کر لیا ہے۔ انڈونیشین محکمہ اطلاعات دہلی نے بتایا ہے کہ ایک مقام پر پینکڑوں لڑکوں اور لڑکیوں کو ڈچ فوج نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ انڈونیشین ذرائع کے مطابق سو سے زیادہ افسر گرفتار ہو چکے ہیں۔

## سردار پٹیل کی طرف سے ریاستوں کی آؤ بھگت

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ ہندوستان کے سٹیٹس ڈیپارٹمنٹ کے انچارج وزیر ولبھ بھائی پٹیل نے ریاستی نمائندوں کو وسیع پیمانہ پر پارٹی دی۔ اس موقعہ پر پٹیالہ۔ ناصہ۔ جیسوں۔ بیکانیر اور بڑودہ کے نمائندوں کے علاوہ پنڈت نہرو ڈاکٹر راجندر پرشاد اور انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار بھی مدعو کئے گئے تھے۔ سردار پٹیل نے اس تقریب پر ریاستی نمائندوں سے نہایت دوستانہ رنگ میں بات چیت کی۔ امید ہے کہ جلد تمام ریاستوں اور ہندوستان کے درمیان کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

## اچھوتوں کو بھی گورنر بنایا جائے

### اچھوتوں کا مطالبہ

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ ہندوستان کی آئندہ حکومت میں اچھوتوں کو بھی مناسب جگہ دی جائے اور اس سلسلے میں چند اچھوتوں کو صوبوں کے گورنر وزرائے اعظم اور بیرونی ممالک سفیر مقرر کیا جائے۔

## پاکستان اور ہندوستان کے آئندہ گورنر اور وزرائے اعظم

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ ہندوستان میں آئندہ بننے والی دونوں حکومتوں میں صوبوں کے گورنر۔ وزرائے اعظم اور مرکزی حکومتوں کے ارکان کون کون سے ہوں گے؟ یہ وہ اہم سوال ہے جو ان دنوں خصوصیت کے ساتھ کانگرس اور مسلم لیگ ہائی کمان کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں امید کی جاتی ہے کہ دونوں حکومتوں کی طرف سے آج آخری اور قطعی فہرست وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بھیج دی جائے گی۔

## جنوبی افریقہ کا تجارتی مقاطعہ کرنے کی تجویز!

کیپ ٹاؤن ۲۷ جولائی۔ ٹرانسوال انڈین کانگرس کے صدر مسٹر یوسف داود نے ایک بیان میں کہا۔ اس سند ممالک کو جنوبی افریقہ کی یونین گورنمنٹ کو ہندوستانیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں ایک تجویز یہ بھی ہے کہ تمام ممالک جنوبی افریقہ کا تجارتی بائیکاٹ کر دیں۔

## صدر جمہوریہ امریکہ کی والدہ کی وفات

واشنگٹن ۲۷ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

## گاندھی جی کی طرف سے وائسرائے کی تائید

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ گاندھی جی نے ایک تقریر میں کہا۔ وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ہندوستانی ریاستوں کے نمائندوں کے درمیان جو تقریر کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ وائسرائے نے صاف صاف الفاظ میں ریاستوں سے کہہ دیا ہے۔ کہ گو برطانیہ کی جو سرداری ریاستوں پر قائم تھی وہ ہندوستان کی آئندہ بننے والی دونوں حکومتوں کو منتقل نہیں کی جائے گی۔ لیکن ریاستوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ دونوں میں سے کسی ایک حکومت کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ گاندھی جی نے کہا وائسرائے نے اپنی تقریر میں ریاستوں کی رعایا کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ حکومت کا اصل حق رعایا کا ہی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ والیان ریاست اس حقیقت کو سمجھ لیں گے کہ ان کی کامیابی اسی میں ہے کہ رعایا کے خیالات اور اس کے مفاد کو مدنظر رکھا جائے

## ہندوستان میں ڈچ سفیر

کراچی ۲۷ جولائی حکومت ہالینڈ نے ہندوستان کے لئے جو سفیر مقرر کیا ہے وہ آج لنڈن سے کراچی پہنچ گیا۔ بہت جلد وہ دہلی روانہ ہو جائے گا۔

## فرقہ وارانہ فسادات

لاہور ۲۷ جولائی۔ کل لاہور میں پانچ اشخاص کو چھرا گھونپا گیا جن میں سے چار اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ان واردات کی وجہ سے شہر میں کافی کشیدگی پائی جاتی ہے

کلکتہ ۲۷ جولائی۔ آج بستر فرقہ وارانہ واردائیں ہوئیں۔ دو اشخاص مارے گئے اور پندرہ مجروح ہوئے۔ ہوڑہ میں پندرہ واردائیں ہوئیں۔

## ملک میں فولاد کی کمی

دہلی ۲۷ جولائی۔ حکومت ہند نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں ہندوستان میں بہت کم مقدار میں فولاد تیار ہوا ہے۔ بیرونی ممالک سے بھی مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔ اس لئے فولاد استعمال کرنے والوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ کم سے کم استعمال کرنے کی کوشش کریں تاکہ ملک کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

## اقلیتوں کو مشورہ

کلکتہ ۲۷ جولائی۔ بنگال کے کانگرسیوں کا ایک اجتماع مسٹر سریندر موہن گھوش کی صدارت میں ہوا۔ اس میں متعدد قراردادیں پاس کی گئیں۔ ایک قرارداد میں سلہٹ اور مشرقی بنگال کی اقلیتوں کو کہا گیا کہ وہ اپنے گھر بار چھوڑ کر کہیں نہ جائیں۔ اور نہ ہی اپنا سرمایہ ہندوستان میں منتقل کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ مشرقی پاکستان میں اپنے تمام حقوق حاصل کرنے کی کوشش کریں۔